

عصری عالمی سیاست

بارھویں جماعت کی درسی کتاب



5272

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ



پہلا اردو ایڈیشن

اگست 2007 شراون 1929

دیگر طباعت

مئی 2015 ویشاکھ 1937

فروری 2016 پھالگن 1937

ستمبر 2018 بہادر پد 1940

مئی 2019 ویشاکھ 1941

PD 5H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2007

قیمت : ₹ 00.00

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکائیکل، فوٹو کاپنگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی تزیین کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار یا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ برقی مہر کے ذریعے یا چھپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلیکیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیپس

شری اروند مارگ

نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسٹلے کیرے ہیلی

ایکسٹینشن بناشکری III اسٹیج

بنگلور - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون

ڈاک گھر، نوجیون

احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیپس

بہقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی

کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس

مالی گاؤں

گواہٹی - 781021 فون 0361-2674869

گواہٹی

اشاعتی ٹیم

- محمد سراج انور : ہیڈ پبلیکیشن ڈویژن
- شوینا اُپل : چیف ایڈیٹر
- ارون چتکارا : چیف پروڈکشن آفیسر
- بباش کمار داس : چیف بزنس منیجر
- سید پرویز احمد : ایڈیٹر
- سنیل کمار : پروڈکشن اسٹنٹ

تصاویر

عرفان

سرورق اور آرٹ

شوینا راؤ

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ
سکرپٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ،
شری اروند مارگ، نئی دہلی نے

میں چھپوا کر پبلیکیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ — 2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویہ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقہ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کا قبول کریں اور ان سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقہ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلاپن اسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازہ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ”کمیٹی برائے درسی کتاب“ کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سائنس اور ریاضی کے مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر یوگیندر یادو اور پروفیسر سہاس پالشیکر اور اس کتاب کے صلاح کار پروفیسر کانتی باجپئی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم

کی جانب سے پروفیسر مرناں مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دلش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگران کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس انصافی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکرگزار ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے محترم ڈاکٹر انعام الحق علمی کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور با معنی بنایا جاسکے۔

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی

20 نومبر 2006

دیباچہ

”عصری عالمی سیاست“، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کے ان اقدام کا حصہ ہے جو اس نے طلباء کے لیے سیاست کی تفہیم کے لیے کیے ہیں۔ گیارھویں اور بارھویں کلاس کے لیے لکھی گئی دوسری کتابیں سیاست کے دیگر پہلوؤں جیسے آئین ہند، ہندوستان میں سیاست اور سیاسی نظریات سے بحث کرتی ہیں ”عصری عالمی سیاست“ سیاست کو عالمی سطح تک وسعت دیتی ہے۔

سیاسیات کے نئے نصاب میں بالآخر عالمی سیاست کو جگہ دی گئی ہے۔ یہ ایک اہم قدم ہے۔ جوں جوں ہندوستان کی اہمیت بین الاقوامی سیاست میں بڑھ رہی ہے اور بیرون ملک رونما ہونے والے واقعات ہمارے طرز زندگی کو متاثر کر رہے ہیں، یہ لازم ہے کہ ہم باہر کی دنیا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں۔ ہندوستان میں بین الاقوامی معاملات پر بڑے جوش و خروش سے گفتگو ہوتی ہے لیکن ان میں ہمیشہ پوری سمجھ شامل نہیں ہوتی۔ دنیا کے کام کرنے کے انداز میں ہماری معلومات کا زیادہ تر انحصار روزانہ کے اخبار، ٹیلی ویژن اور وقتاً فوقتاً گفتگو پر ہوتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس کتاب کے ذریعے طلباء کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ ہندوستان کے باہر کیا ہو رہا ہے اور اس کا ہندوستان سے کیا تعلق ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ واضح کر دیا جائے کہ اس کتاب کا نام روایتی طور پر بین الاقوامی تعلقات یا بین الاقوامی سیاست کے بجائے عالمی سیاست کیوں ہے۔ اس دنیا میں مختلف حکومتوں کے درمیان تعلقات یا جنھیں ہم بین الاقوامی سیاست یا بین الاقوامی تعلقات کہتے ہیں، بہت اہم ہے۔ حکومتوں، غیر سرکاری تنظیموں اور عام آدمی کے بھی آپس میں مضبوط رشتے ہوتے ہیں۔ حکومتوں، غیر سرکاری تنظیموں اور عام آدمی کے بھی آپس میں مضبوط رشتے ہوتے ہیں۔ ان کو اکثر امورائے قوم تعلقات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دنیا کو سمجھنے کے لیے اب صرف حکومتوں کے تعلقات کو سمجھنا کافی نہیں ہے بلکہ یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ سرحدوں کے پار کیا ہو رہا ہے کیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی ذمہ دار صرف حکومتیں ہی نہیں ہیں۔

مزید یہ کہ عالمی سیاست اپنے اندر دوسرے ملکوں کی سیاست کو بھی شامل کرتی ہے جنھیں ایک تقابلی تناظر میں سمجھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر دوسری دنیا یعنی سرد جنگ کے بعد کمیونسٹ ممالک میں وقوع پذیر واقعات پر تحریر شدہ باب ان علاقوں کے داخلی استحکام اور فروغ سے بحث کرتا ہے۔ جنوبی ایشیا پر لکھا ہوا باب ہندوستان کے پڑوس میں جمہوریت کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ایک تقابلی سیاست کا میدان ہے۔

اس کتاب کا تعلق اس عالمی سیاست سے ہے جو کم و بیش آج موجود ہے۔ یہ انیسویں اور بیسویں صدی کی سیاست سے بحث نہیں کرتی۔ اس دور کی سیاست کو تاریخ کی کتابوں میں موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ہم بیسویں صدی سے صرف اس حد تک بحث کرتے ہیں جہاں تک وہ موجودہ واقعات اور رجحانات کے پس منظر کا کام کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ہم شروعات سرد جنگ سے کرتے ہیں کیونکہ آج ہم جس مقام پر ہیں خود اس کو جنگ کی ابتدا اور انتہا کو جانے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔

آپ اس کتاب کو کیسے استعمال کریں؟ ہماری امید ہے کہ یہ کتاب عالمی سیاست کے تعارف کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اساتذہ اور طلباء بہ یک وقت اس کتاب کو زقند بھرنے والے تختہ کی طرح استعمال کر سکتے ہیں جس کی مدد سے وہ عصری سیاست میں مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر باب میں آپ کو اچھی خاصی معلومات ملیں گی۔ یہ آپ کو کچھ ایسے تصورات سے بھی آگاہ کرے گی۔ جن کی مدد سے دنیا کو سمجھنا آسان ہوگا۔ مثال کے طور پر سرد جنگ، سرداری کا تصور، بین الاقوامی تنظیمیں، قومی، انسانی اور ماحولیاتی تحفظ اور عالمگیریت وغیرہ۔

اس کتاب کا ہر باب ایک تعارف سے شروع ہوتا ہے جو آپ کو فوراً یہ بتاتا ہے کہ اس باب میں کیا کیا متوقع ہے۔ ہر باب میں نقشے، میزان، گرافک، کارٹون اور دوسری تصویری مثالیں شامل ہیں تاکہ آپ کا مطالعہ دلچسپ ہو سکے اور دنیا کے متعلق آپ کی سوچ اور تصور کے لیے ایک مہمیز کا کام کرے۔ پچھلی کتابوں میں متعارف کرائے گئے کردار اُنٹی اور مٹی، یہاں پھر ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے معصوم لیکن چالاک اور عمومی تجسس سے بھرپور سوالات پوچھتے ہیں۔ اس کتاب کے ابواب میں گروپ ایکٹیویٹی یا اجتماعی عمل سے متعلق مشورہ (چلو، مل کر کریں)، مل جل کر مواد اکٹھا کرنا، کوئی بین الاقوامی مسئلہ حل کرنا یا آپ سے وہ کام جیسے آپ کوئی سفارت کار ہوں، بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اضافی باکس، بھی ہیں جن میں مہیا کی گئی معلومات امتحان کے لیے تو اتنی مفید نہیں ہیں جتنی کہ علم میں اضافے کے لیے یا تفصیلی معلومات کے خلاصہ کے لیے یا کبھی کبھی اس لیے بھی کہ آپ مضمون کے بارے میں مزید غور و فکر کریں۔ ہر باب کے آخر میں جو مشقیں دی گئی ہیں ان کا مقصد پڑھا ہوا سبق دوہرانا اور آموختہ سے ایک قدم آگے لے جانا ہے۔

آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ یہ کتاب نقشوں سے بھری ہوئی ہے۔ دراصل یہ جانے بغیر کہ مختلف جگہوں کا محل وقوع کیا ہے، ایک ملک کے دوسرے پڑوسی کون ہیں اور یہ کہ سرحدیں، دریا اور دوسری سیاسی اور جغرافیائی خصوصیتوں کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، عالمی سیاست کو سمجھنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ لہذا نقشوں کے استعمال میں ہم نے خاصی دریا دلی سے کام لیا ہے۔ آپ کو امتحان کے لیے ان نقشوں کو بنانے اور یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اب ہم اس اہم نکتہ کی طرف آتے ہیں کہ یہ کتاب کیسے استعمال کی جائے۔ ہم نے یہ شعوری کوشش کی ہے کہ آپ کو بہت زیادہ معلومات جیسے نام، تاریخیں اور واقعات کے بوجھ سے نہ لادیں اس لیے ہم نے ان کا کم سے کم استعمال کیا ہے ہمارا مقصد آپ کو عالمی سیاست کا ماہر بنانا نہیں ہے بلکہ ہمارے ارد گرد جوئی دنیا ہے اس کی پیچیدگی اور آگے بڑھنے کی لگن سے نبرد آزما کرانا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اگر آپ کو مزید مطالعہ کا شوق ہے تو ”اگر آپ مزید مطالعہ کرنا چاہیں تو.....“ کے عنوان کے تحت کالم میں تحریر شدہ مختلف کتابوں کو پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اس کتاب کو پڑھنے کے بعد آپ کے ذہن میں ہمارے پوچھے گئے سوالات کے علاوہ کچھ دوسرے سوالات بھی آتے ہیں اور آپ مزید دلچسپی محسوس کرتے ہیں تو ہم کامیاب ہیں۔ ہم پورے خلوص کے ساتھ یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ اس کو فائدہ مند اور مصروف رکھنے والی کتاب پائیں گے۔

ہم این سی ای آر ٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر کرشن کمار کے ان کی مدد اور رہنمائی کے لیے ممنون و مشکور ہیں کہ انھوں نے اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ طالب علم ہمدرد بنانے میں حوصلہ افزائی فرمائی اور اس کتاب کے فائل مسودہ تک انتظار کیا۔

کمٹی برائے درسی کتب کے اراکین کی علمی مہارت اور قیمتی وقت کے بغیر ”عصری عالمی سیاست“ کا تیار ہونا ناممکن تھا نہ صرف یہ کہ

ہر ممبر نے ہمیں اپنا قیمتی وقت دیا بلکہ مختلف مراحل میں اپنے اداروں سے کیے گئے وعدوں کو بھی نظر انداز کیا۔ نشستوں کے انتخاب اور متن کی ایڈیٹنگ کے لیے پروفیسر سنجے چتر ویدی اور ڈاکٹر سدھارتھ ملا اور پوہمارے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہم ڈاکٹر ایم۔ وی۔ ایس۔ وی پر ساد کے ان کے خلوص اور لگن کے لیے شکر گزار ہیں جو این سی ای آر ٹی کی جانب سے اس کتاب کے کوارڈینیٹر تھے ساتھ ہی جناب الیکس ایم۔ جارج اور جناب پنکج پشکر جنہوں نے متن کے معیار کو بلند رکھنے کے لیے دن رات کام کیا۔ محترمہ شویتا راؤ نے کتاب کی تزئین کاری میں حصہ لیا اور اس کو وہ شکل دی جو آپ کے سامنے ہے۔ مس پدماوتی نے تمام مشقوں پر کام کیا۔ ان تمام لوگوں کی انتھک کوششوں اور تخلیقی صلاحیتوں کے بغیر یہ کتاب موجودہ صورت میں پیش کرنا تقریباً ناممکن تھا۔

یوگندر شرما، سُبھاس پلشیکر

خصوصی صلاح کار

کانتی باجپئی

صلاح کار

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا یقین ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ”مقتدر عوامی جمہوریہ“ کی جگہ (1977-1-3 سے)

2۔ آئینی (بالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ”قوم کے اتحاد“ کی جگہ (1977-1-3 سے)

کمیٹی برائے درسی کتب

چیئر پرسن، مشاورتی کمیٹی، درسی کتب برائے اعلیٰ اور ثانوی

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبہ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

یوگندر یادو، سینئر فیلو، سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹی (CSDS)، دہلی
سہاس پاشیکر، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف پالیٹکس اینڈ پبلک ایڈمنسٹریشن، پونہ یونیورسٹی، پونہ

صلاح کار

کانٹی پی۔ باجپئی، ہیڈ ماسٹر، دی دون اسکول، دہرہ دون

اراکین

ایکس ایم۔ جارج، آزاد محقق، ارووٹی، ضلع کنور، کیرالہ
انورا دھا ایم۔ چنائے، پروفیسر، سینٹر فار ریشین اینڈ سنٹرل ایشین اسٹڈیز، ایس آئی ایس، جے این یو، نئی دہلی
مدھو بھلہ، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایسٹ ایشین اسٹڈیز، دہلی یونیورسٹی، دہلی
نویتا چڈھا بہرہ، ریڈر، شعبہ سیاسیات، دہلی یونیورسٹی، دہلی
پدماوتی، بی۔ ایس۔ فیکلٹی، سوشل سائنسز، انٹرنیشنل اکیڈمی فار کریٹوٹیو ٹیچنگ (IACT)، بنگلور
چنگ پشکر، سینئر لیکچرر، ڈائریکٹریٹ آف ہائر ایجوکیشن (اتراکھنڈ)، ہلدوانی
سیبیا ساجی باسورائے چودھری، ریڈر، شعبہ سیاسیات، رابندر بھارتی یونیورسٹی، کولکاتا
سمیر داس، ریڈر، شعبہ سیاسیات، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا
نبجہ چتر ویدی، ریڈر، سنٹر فار اسٹڈیز آف جیوپالیٹکس، شعبہ سیاسیات، پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ
نبجہ دوبے، ریڈر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
شبائیس چٹرجی، لیکچرر، ڈپارٹمنٹ آف انٹرنیشنل ریلیشنز، جادھو پور یونیورسٹی، کولکاتا
سدھارتھ ملا واراپو، اسسٹنٹ پروفیسر، سنٹر فار انٹرنیشنل پولیٹکس آرگنائزیشن اینڈ ڈس آرمامینٹ، ایس آئی ایس، جے این یو، نئی دہلی
ورون ساتہی، پروفیسر، سنٹر فار انٹرنیشنل پولیٹکس آرگنائزیشن اینڈ ڈس آرمامینٹ، ایس آئی ایس، جے این یو، نئی دہلی
ممبر کوآرڈینیٹر

ملا وی۔ ایس۔ وی۔ پرساد، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اظہارِ تشکر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ ان تمام افراد کی شکرگزار ہے جنہوں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اس درسی کتاب کی تیاری میں تعاون کیا۔

ہم پروفیسر سویتا سہنا، صدر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی کے تعاون کے نہایت ممنون و مشکور ہیں۔ ہم ڈی ای ایس ایس ایچ کے انتظامیہ کے تعاون کے بھی شکرگزار ہیں۔

ہم سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز (CSDS) کے پروگرام لوک نیٹی کے ذریعہ حاصل ہونے والے تعاون پر ان کے تہہ دل سے ممنون و مشکور ہیں۔ ہم پروفیسر پی آر۔ ڈی سوزا، ڈائریکٹر لوک نیٹی کے بھی شکرگزار ہیں۔

کونسل مندرجہ ذیل افراد اور تنظیموں کی بھی ممنون و مشکور ہے جنہوں نے اس درسی کتاب کی تیاری میں ہمیں تعاون دیا: جن میں مسٹر۔ روبرٹ ڈبلیو۔ گرے، چیف یونائیٹڈ نیشنز پوسٹل اینڈ سنٹریشن، نیویارک جنہوں نے اقوام متحدہ کے ڈاک ٹکٹ استعمال کرنے کی اجازت دی۔ قابل قدر مواد کی شمولیت کے لیے پروفیسر کے۔ سی۔ سوری؛ اینڈی سنگر، ایجنل بولیکن، ایریس، کیم کارڈو، کرسٹو مارینیکی، ڈیگ کوئے مائیل، ہیری، ہیرین، مائک لین، ملٹ پرگی، پیٹ باگلے، پیٹریس میس ٹرووک اور ٹیب کے کارٹونوں کے کاپی رائٹ کی فراہمی کے لیے کیگنل کارٹون انکارپوریشن؛ کارٹونوں کے لیے محترم گئی (لافنگ وٹھ گئی)، دی ہندو اینڈ پاکستان ٹری یون؛ ڈرائنگ کے لیے کارٹونسٹ عرفان خان؛ دو نقشوں (ہندوستان اور اس کے ہمسائے اور عالمی نقشہ) کو دستیاب کرانے کے لیے میسرز کارٹو گرافک ڈیزائن؛ پارلیمنٹ لائبریری، یونائیٹڈ نیشنز انفارمیشن سینٹر، نئی دہلی اور گورنمنٹس (ڈاؤن ٹو اتھ سپلیمنٹ) کا مواد دستیاب کرانے کے لیے اور تصاویر کی دستیابی کے لیے وکپیڈیا اور فلکر ڈاٹ کام (31 دسمبر 2006 سے قبل کیے گئے ڈاؤن لوڈ)

اشاعت ثانی کی غرض سے کتاب کے اردو مسودے پر نظر ثانی اور ضروری ترمیم و اضافے کے لیے ہم ڈاکٹر فاروق انصاری کے ممنون ہیں۔

اس کتاب کی تیاری میں تعاون کے لیے ہم پبلیکیشن ڈپارٹمنٹ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مشوروں کی درخواست

کیا آپ کو یہ درسی کتاب پسند آئی؟ اس کتاب کو پڑھ کر یا استعمال کر کے آپ کو کیا محسوس ہوا؟ آپ کو کہاں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اس کتاب کی نئی اشاعت میں آپ کیا تبدیلیاں دیکھنا پسند کریں گے؟ ان تمام کے بارے میں یا اس کتاب سے متعلق دوسری چیزوں کے بارے میں ہمیں لکھیے۔ آپ ایک استاد ہو سکتے ہیں، ایک سرپرست ہو سکتے ہیں، ایک طالب علم ہو سکتے ہیں یا ایک عام قاری۔ ہم ہر ایک کی رائے کو اہمیت دیں گے۔

براہ کرم اس پتہ پر لکھیے :

کوآرڈینیٹر (سیاسیات - عالمی سیاست)

ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، سری اربند مارگ، نئی دہلی - 110016

آپ اس پتے پر ای میل بھیج سکتے ہیں

politics.ncert@gmail.com

فہرست

iii	پیش لفظ
v	دیباچہ
	باب 1
1	سرد جنگ کا زمانہ
	باب 2
17	دوقطبیت کا خاتمہ
	باب 3
31	عالمی سیاست میں امریکہ کی بالادستی
	باب 4
51	طاقت کے متبادل مراکز
	باب 5
66	دور حاضر کا جنوبی ایشیا
	باب 6
82	بین الاقوامی تنظیمیں
	باب 7
101	دور حاضر میں سلامتی اور تحفظ
	باب 8
119	ماحولیات اور قدرتی وسائل
	باب 9
137	عالم گیریت

اگر آپ مزید مطالعہ کرنا چاہیں تو

آپ عصری عالمی سیاست سے متعلق مزید مطالعہ کس طرح کر سکتے ہیں؟ سیکڑوں ہزاروں مآخذ ہیں لیکن یہاں کچھ مآخذوں کی نشان دہی کی جا رہی ہے۔ ہم نے انگریزی زبان کے مآخذوں پر توجہ دی ہے۔ ان کے دیے جانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہی بہتر مآخذ ہیں بلکہ ہم نے انہیں اس لیے منتخب کیا ہے کہ یہ ہندوستان کے طلباء کے استعمال کے لیے آسان ہیں۔

وکی پیڈیا (جو انٹرنیٹ پر موجود ہے) میں اکثر و بیشتر مضامین، ممالک، افراد اور واقعات سے متعلق اندراجات جیسا کہ کتاب میں موجود ہیں کافی دلچسپ ہوتے ہیں۔ یہ انسائیکلو پیڈیا، انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا کی طرح معلومات کے مآخذوں میں کافی وسعت رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ عالمی سیاست پر اور بھی معیاری تعارفی کتب موجود ہیں۔ ان مفید اور اچھی کتابوں میں ایک The Globalization of world Politics: An Introduction to International Relations شامل ہے جس کو جان بائلیز، استوا سمٹھ اور پٹرکیا اونس نے مرتب کیا ہے اور Oxford University Press نے 2004 میں شائع کیا ہے۔ The Global Future: A Brief Introduction to World Politics کے مصنف چارلس ڈبلیو۔ کیگلے اور گریجوری اے۔ رائمنڈ ہیں۔ جس کو Wodsworth Publishing نے 2007 میں شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ Powers: World Politics in the Twenty-First Century by Barry Buzan (Polity Press, 2004); International Relations by Joshua S. Goldstein and Jon C. Pevehouse (Longman, 2005) and world Politics by Peter Calvocoressi (Longman, 2001).

رسائل جو آپ مستقل پڑھ سکتے ہیں ان میں The Week اور India Today, Frontline, Outlook شامل ہیں۔ یہ سبھی ہندوستانی ایڈیشن میں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ ہندوستان میں بھی بہت سے اکیڈمک جرنل ہیں جیسے China Report, Quarterly, اور Economic and Political weekly, India International Centre Quarterly, India Quarterly, International Studies, Seminar South Asian Survey, Strategic Analysis and World Affairs اور World Affairs شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بیرون ہند کے جرنل جو ایک کثیر تعداد میں شائع ہوتے ہیں ہم ان میں سے مشہور جن میں برطانیہ اور امریکا کے جرنل شامل ہیں کے نام تجویز کرتے ہیں: Atlantic Monthly, The Economist, Foreign Affairs, The National Interest, Newsweek and Time. Alternatives, Arms and Foreign Policy شامل ہیں۔ اکیڈمک جرنل میں Control Today, Asian Security, Asian Survey, Bulletin of the Atomic Scientists, China Quarterly, Comparative Politics, European Journal of International Relations, Global Governance, Harvard International Review, India Review, International Affairs, International Journal, International Organization, International Security, Millennium, Orbis, Pacific Affairs, Review of International Studies, Russian Review, Survival, Security Dialogue, Security Studies, Slavic Review, World Policy Journal, World Politics اور Yale Global Online شامل ہیں۔

بلاشبہ، آپ کو روزانہ اخبار پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے اور خود کو دنیا میں ہونے والی سرگرمیوں سے باخبر رکھنا چاہیے۔ ٹیلی ویژن کے نیوز چینل پابندی سے عالمی واقعات پر رپورٹ دیتے ہیں اور دنیا کو اپنی آنکھوں کے سامنے آشکارایا ظاہر ہوتے دیکھیے۔